

اسباب جاویدانی عاشورا

<?xml encoding="UTF-8?">

یوں تو خلقت عالم و آدم سے لیکر آج تک اس زمین پر ہمیشہ نئے نئے حوادث و وقائع رونما ہوتے رہے ہیں اور چشم فلک بھی اس بات پر گواہ ہے کہ ان حوادث میں بہت سے ایسے حادثے بھی ہیں جن میں حادثہ کربلا سے کہیں زیادہ خون بہائے گئے ، اور شہدائے کربلا کے کئی برابر لوگ بڑی بے رحمی اور مظلومی کے ساتھ تہ تیغ کر دیئے گئے ، لیکن یہ تمام جنگ و جنایات مرور زمان کے ساتھ تاریخ کی وسیع و عریض قبر میں دفن ہو کر رہ گئیں مگر ان حوادث میں سے فقط واقعہ کربلا ہے جو آسمان تاریخ پر پوری آب و تاب کے ساتھ بدر کامل کی طرح چمک رہا ہے ، باوجود اس کے کہ دشمن ہر دور میں اس حادثے کو کم رنگ یا نابود کرنے کی کوششیں کرتا رہا ہے ، مگر یہ واقعہ ان تمام مراحل سے گزرتا ہوا آج چودہویں صدی میں بھی اپنا کامیاب سفر جاری رکھے ہوئے ہے ، آخر سبب کیا ہے ؟ آخر وہ کون سے عناصر ہیں جو اس واقعے کو حیات جاویدانہ عطا کرتے ہیں ؟ مذکورہ سوال کو مدنظر رکھتے ہوئے چند موارد کی طرف مختصر طور سے اشارہ کیا جا رہا ہے جو قیام امام کو زندہ رکھنے میں موثر ثابت ہوتے ہیں ۔

وعدہ الہی :

جب ہم قرآن کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خداوند متعال اپنے بندوں سے یہ وعدہ کر رہا ہے کہ تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا۔ ہر منصف نظر اس آیت کو اور 71ھ کے پر آشوب دور کو ملاحظہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرنے پر مجبور ہو جاتی ہے کہ چونکہ اس دور میں جب نام و ذکر خدا کو صفحہ ہستی سے مٹایا جا رہا تھا تو صرف امام حسین تھے جو اپنے اعزاء و اقرباء کے ہمراہ وارد میدان ہوئے اور خدا کے نام اور اس کے ذکر کو طوفان نابودی سے بچا کر ساحل نجات تک پہنچایا ، لہذا خداوند متعال نے بھی اپنے وعدے کے مطابق ذکر حسین کو اس معراج پر پہنچادیا کہ جہاں دست دشمن کی رسائی ممکن ہی نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ دشمنوں کی انتہائی کوششوں کے باوجود بھی ذکر حسین آج تک زندہ و سلامت ہے ۔

★ قیام الہی :

امام کا قیام ایک الہی قیام تھا جو حق اور دین حق کو زندہ کرنے کے لیے تھا چنانچہ آپ کا جہاد ، آپ کی شہادت ، آپ کے قیام کا محرک سب کچھ خدائی تھا ، اور ہر وہ چیز جو اللہ ہو اور رنگ خدائی اختیار کر لے وہ شے جاوید اور غیر معدوم ہو جاتی ہے ، کیونکہ قرآن کہہ رہا ہے کہ جو کچھ خدا کے پاس ہے وہ باقی ہے اور دوسری آیت کہہ رہی ہے ہر شے فنا ہو جائے گی سوائے وجہ خدا کے ، جب ان دونوں آیتوں کو ملا تے ہیں تو نتیجہ ملتا ہے کہ نہ خدا معدوم ہو سکتا ہے اور نہ ہی جو چیز خدا کے پاس ہے وہ معدوم ہو سکتی ہے ۔

★ ارادہ الہی :

خداوند عالم کا ارادہ ہے کہ ہر وہ چیز جو بشر اور بشریت کے حق میں فائدہ مند ہو اسے حیات جاویدانہ عطا کرے اور اس کو دست خطر سے محفوظ رکھے۔ قرآن کہتا ہے کہ دشمن یہ کوشش کر رہا ہے کہ نور خدا کو اپنی پھونکوں کے ذریعہ سے خاموش کر دے لیکن خدا کا نور خاموش ہونے والا نہیں ہے ، امام حسین چونکہ نور خدا کے حقیقی مصداق ہیں ، اور قیام امام بھی ہر اعتبار سے بشر اور بشریت کے لئے سود مند ہے لہذا ارادۃ الہی کے زیر سایہ یہ قیام تا ابد زندہ رہے گا؛

★ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے مورد ہیں مثلاً قیام امام کی جاویدانی زندگی اور اس کے دائمی سفر پر خود پیغمبر بھی اپنی مہر تائید ثبت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ شہادت حسین کے پرتو قلوب مومنین میں ایک ایسی حرارت پائی جاتی ہے کہ جو کبھی سرد نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث کے اندر اگر غور و خوض کیا جائے تو بخوبی روشن ہوجاتا ہے کہ رسول اکرم (ص) نے اس حادثے کے وقوع سے پہلے ہی اس کے دائمی ہونے کی خبر دیدی تھی

★: یا اس کے علاوہ واقعہ کربلا کے بعد جب امویوں نے یہ سوچ لیا تھا کہ دین خدا مٹ گیا ، نام پیامبر و آل پیامبر (ص) نیست و نابود ہو چکا ہے اور اسی وقتی فتح یابی کی خوشی کے نشے میں مخمور جب یزید نے کہا کہ کوئی خبر نہیں آئی کوئی وحی نازل نہیں ہوئی یہ تو بنی ہاشم کا حکومت اپنانے کا محض ایک ڈھونگ تھا ، تو اس موقعہ پر علی کی بیٹی زینب اور امام سجاد کے شر ربار خطبوں نے یزید کے نشے کو کافور کرتے ہوئے دربار میں اپنی جیت کا ڈنکا بجایا اور بھرے دربار میں جناب زینب (ع) نے حاکم وقت کو مخاطب کر کے کہا کہ اے یزید تیری اتنی اوقات کہاں کہ علی (ع) کی بیٹی تجھ سے بات کرے لیکن اتنا تجھے بتادیتی ہوں تو جتنی کوشش اور مکاریاں کر سکتا ہے کر لے ، لیکن یاد رکھ تو ہر گز ہماری محبوبیت کو لوگوں کے دلوں سے نہیں مٹا سکتا۔ جناب زینب کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے یہ کلمات اس بات کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ حسین اور اہلبیت کے نام کی محبوبیت کو خدانے لوگوں کے دلوں میں ودیعت کر رکھا ہے اور جب تک اس صفحہ ہستی پر لوگ رہیں گے ذکر حسین اور نام حسین کو زندہ رکھیں گے